سوال

(171)اگر غسلِ جنابت کیے بغیر موت آجائے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر آدمی کو رات کو احتلام ہو جائے، سردی کی وجہ سے غسل نہ کرسکے اور اذان کے وقت غسل کرے۔ گرم پانی موجود بھی ہے۔ مثلاً رات کے ۲ ابجے غسل کی حاجت پیش آئی۔ اذانِ صبح کا وقت ۵:۳۵ ہے۔ بارہ بجے سے پانچ بجے تک کے وقت میں اگر موت آجائے تو آدمی کس حال میں اٹھایا جائے گا؟ پاکی حالت میں یا ناپاکی کی حالت میں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالت احتلام میں مرنے والا طاہر اٹھے گا۔ صحیح حدیث میں ہے: 'اِنَّ الْمُؤمِنُ لَایَنجُسُ' (صحیح البخاری،بَابٌ: اَلْجُنُبُ یَخرُجُ وَیَمْشِی فِی السُّوقِ وَغَیرِہِ،رقم:۲۸۵) اصلاً قابلِ اعتبار طہارت عقیدہ کی ہے۔ احتلام کی ناپاکی صرف ظاہری، حکمی اور عارضی ہے، جو غسلِ میت وغیرہ سے زائل ہو جاتی ہے۔ قصۂ حنظلہ رضی اللہ عنہ ''غسیل الملائکة'' بھی اس کا مؤید(تائید کرنے والا) ہے۔ موت تو انسان کو کسی بھی وقت آسکتی ہے۔ جلدی آئے یا بدیر۔ ویسے بھی شرعاً غسلِ جنابت کو مؤخر کرنے کا جواز ہے۔ صحیح حدیث میں قصۂ ابی ہریرة رضی اللہ عنہ اس امر کی واضح دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو! ''صحیح بخاری'' وغیرہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ:صفحہ:175

محدث فتویٰ